Urdu afsana nigari mein Ismat chughtai ka maqam

B.A Urdu (Hons) Part-iii Paper-vii

Lecture-2

عصمت کے افسانوں پر بحث کرتے ہوئے ''لحاف'' سب سے پہلے زیر بحث آتا ہے۔ جس کے آخری جملے کہ۔' کوئی مجھے لاکھ روپیہ بھی دے، تو بھی میں کبھی نہیں بتاؤں گی'' کے باوجود سب کچھ ببانگ دہل بتلا دیا ہے اور وہ بھی مفت میں۔ اس افسانے پر ان پر فحاشی کا مقدمہ بھی چلا مگر باعزت بری ہوئیں۔ ۱۹۴۰ کی دہائی میں عورتوں کی ہم جنسی پر ایک مسلم دوشیزہ کا یوں قلم اٹھانا عام بات نہیں بلکہ ایک بڑا باغیانہ قدم ہے۔

عصمت نے گھر آنگن پھر سماج میں عورت کا جو سسکتا روپ دیکھا وہ انتہائی مظلوم، دردناک اور غیر مہذب تھا۔ جس کا ذمہ دار وہ مرداساس سماج کو مانتی ہیں۔ عصمت کے افسانوں میں جو بلند آہنگی اور طمطراقی ہے وہ اس رویئے کا رد عمل ہے جس میں عورت کا مقام، گھریلو عورت کے حالات، اس کی جنسی گھٹن، استحصال اور پھر ان حقائق سے پردہ پوشی کے لئے مذہب اور پھر تہذیب کا سہارا لیا جاتا ہے۔

عصمت اپنے عہد کے فنکاروں میں ان معنوں میں ممتاز نظر آتی ہیں کہ جس سماج میں خواتین اپنے نام تک شائع کرانے میں خوفزدہ رہتی تھیں اسی دور میں ایک مسلم گھرانے کی دوشیزہ ہونے کے باوجود مردوں کی جنسی کجروی اور عورتوں کے جذباتی گھٹن کو موضوع بناتی ہیں۔ اس لحاظ سے ''دو ہاتھ''، ''لحاف'' اور ''چوتھی کا جوڑا'' میں انکے فنکاری کے جوہر دیکھے جاسکتے ہیں۔

''دو ہاتھ'' بھی عصمت کا شاہکار افسانہ ہے۔ جس میں ایک عورت کی کوکھ سے ایک ناجائز اولاد جنم لیتی ہے۔ مگر لاکھ لعن طعن کے باوجود اس کا شوہر یہ کہ کر اس بچے کو اپنا لیتا ہے کہ وہ بڑھاپے کا سہارا ثابت ہو گا۔ نچلے طبقے کی غربت اور اس سے پیدا ہونے والی بے حسی کی یہ سنگین صورت حال سماجی نظام کی دھجیاں اڑاتا

ہے۔ غربت کے مارے رام اوتار کے مردہ ضمیر کی یہ کہانی طنز سے بھری ہوئی ہے۔ مثلاً ’’ یہ ہاتھ حرامی نہیں نہ حلالی یہ تو بس جیتے جاگتے ہاتھ ہیں جو دنیا کے چہرے سے غلاظت دھو رہے ہیں‘‘۔

اس بچے کے ان معصوم دو ہاتھوں کو وہ اپنی قسمت کا تبرک سمجھ کر نا صرف اسے قبول کرتا ہے بلکہ اس کے لئے کپڑے اور تحفے بھی لے جاتا ہے۔

عصمت نے بے پناہ طنزیہ انداز نگارش سے کام لیا ہے۔ کرشن چندر چوٹیں کے دیباچہ میں لکھتے ہیں ’’مرد اساس معاشرہ جو اپنی مکروح عفونت کو جسے وہ روحانیت کی خوشبوئیں لگا کر چھپانا چاہتا ہے اسی جنسی بھوک کو عصمت نے جگہ جگہ اپنے افسانوں میں عریاں کیا ہے اور جسے یہ سماج جھوٹی شرافت اور جذباتیت کی تہوں کے نیچے چھپا کر رکھنا چاہتا ہے۔ انھوں نے جگہ جگہ سماج کی اس مکاری اور آبلہ فریبی کو بے نقاب کیا ہے۔ اور ایک ایسی بے پناہ طنزیہ انداز نگارش سے کام لیا ہے جو برمے کی طرح چھیدتی چلی جاتی ہے۔ دوزخی میں خود عصمت نے اس طرز نگارش پر روشنی ڈالی ہے‘‘۔۔ ’’دنیا بدل گئی ہے خیالات بدل گئے ہیں، ہم لوگ بدزبان ہیں اور منہ پھٹ۔ ہم دل دکھتا ہے تو رو دیتے ہیں۔۔۔ ہم جو کچھ لکھتے ہیں دانت پیس پیس کر لکھتے ہیں۔ اپنے پوشیدہ دکھوں، کچلے ہوئے جذبات زہر بنا کر اگلتے ہیں۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu, S S College, Jehanabad

Email: imran305@gmail.com

Contact: 9868606178